Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (July-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Laws of Neutrality in Consideration of Juridical Categories: A Analytical Study

خنثی کے احکام باعتبار فقہی اقسام: تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Shahid Iqbal
muhammadshahidiqbal92@gmail.com

Muhammad Jamshid Abu Talha
jamshidalmadni@gmail.com

Abstract

The Almighty Allah manifests His power in diverse ways, extending beyond the spiritual realm to include non-spiritual entities. The soul, as a masterpiece of the Absolute's power, serves as a profound sign of divine prowess, leaving the intellectual facets of humanity awestruck. The creation of various soul beings, exhibiting hierarchies among them, unfolds as an intricate tapestry. Humanity, in particular, witnesses the creation of distinct genders – male, female, neuter, and difficult-to-categorize neuter entities. Regrettably, contemporary society remains largely unfamiliar with these classifications, leaving the newer generations unaware of their existence. The terms Hejra, Khasra, Zinkha, or Khawaja Sarai are used in Urdu, while in Arabic, they are referred to as Mukhans. Despite Islam providing explicit directives and rights for these individuals, a segment of the community remains oblivious to their existence, particularly concerning matters such as prayer, testimony acceptance, Imamat eligibility, inheritance rules, and participation in congregational prayers.

CC BY

This article highlights the urgent and essential issues faced by this community, emphasizing the need for research and necessary initiatives. The objective is to bring awareness to the general public, ensuring that the specific needs of this group are addressed. It is crucial to develop a systematic curriculum at both private and governmental levels, providing education about their rights and integrating them into society. The intention is to empower this special class to lead a fulfilling life in accordance with the principles of Islam.

Keywords: Gender Diversity, Islamic Jurisprudence, Soul Beings, Neuter Entities, Special Class Integration

خنثیٰ کا لغوي واصطلاحی مفہوم

تعریف المخنث

مختلف لغۃ میں انخناث سے فتح اور کسرہ کے ساتھ آتا ہے وہ جھوم کر چلنا اور عورتوں کی چال چلنا ہے اور خنث نام ہے اور مختلف کیا جاتا ہے اور اسی سے خناثۃ اور خنیثہ ہیں۔[(1)]

تخنث لغت ہیں تثنی اور تکسر کے معنی میں ہیں۔

(جھوم کر چلنا اور عورتوں کی چال چلنا) مرد ہیجڑا بن جاتا ہے جب وہ مخنث والا فعل کرے۔[(2)]

محاورتی طور پر: وہ شخص جس کی حرکات کردار یا انداز میں خواتین کی حرکات سے مشابہت ہو۔

اور مخنث اصطلاحا جیسے کہ ابن عابدین کی تعریف سے اس بات کو لیا گیا ہے مخنث نون کی کسرہ کے ساتھ وطی کے مترادف ہے ابن حبیب نے کہا کہ مخنث وہ مرد کی مؤنث ہے خواہ تم اس کی بدکاری کو نہ جانتے ہو۔[(3)] اور مخنث اصطلاحاً دینا کہ ابن عابدین نے مخنث کی تعریف کی وہ خواتین کی مشابہت میں لباس پہننا اور پندیا برے عمل کے بارے میں نرم گفتگو کرتے ہوئے ان کی نقل کرنا ہے۔

اور صاحب الدرنے کہا مخنث فتح کیساتھ ہے برائی کرنے والا معنی میں بہر حال کسرہ کیساتھ وہ جو اپنے الفاظ اور آداب میں لچکدار ہو۔ القلیوبی کے نزدیک فتح اور کسرہ میں معنی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ ان کے نزدیک عورتوں کی حرکات سے مشابہت رکھتا ہو۔[4]

الفاظ ذات الصلۃ:

OPEN ACCESS

CC BY

المخنث

مخنث نون کی فتح کے ساتھ: وہ جو، نرمی، گویائی، نظر حرکت وغیرہ میں عورتوں سے مشابہت رکھتا ہو۔

تشریح

خنثی کے لغوی معنی "نرمی اور مڑاؤ کے ھیں - اصطلاحاً وہ شخص خنثی کہلاتا ہے جو پیدائشی طور پر مرد و عورت کے آلہ تناسل رکھتا ہو یا ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی نہ رکھتا ھو۔ پہلی صورت میں تمام امُہمتفق ہیں۔ البتہ دوسری صورت میں شیعہ فقہاء کے نزدیک ایسا شخص خنثی نھیں بلکہ "فرع" کہلائے گا۔ دونوں الات رکھنے کی صورت میں اگر مرد کے آلہ سے پیشاب آتا ہو تو اس کی باغراض میراث و دیگر احکام شرعی مردوں میں شمار کیا جائے گا اور اگر پیشاب عورت کے آلہ سے نکلتا ہو تو اس کو عورتوں میں شمار کیا جائے گا۔

قدری پاشا نے "الأحكام الشرعية في الأحوال الشخصية، میں لکھا ہے کہ خنثی اس ذات کو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت دونوں کے اعضاء تناسل موجود ھوں، یا دونوں میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو پہلی حالت میں اگر وہ مرد کے آلہ سے پیشاب کرتا ہو تو مرد ہو گا، اور اگر نسوانی مخرج سے سے پیشاب کرتا ھو تو لڑکی ھو گی، اور اگر دونوں سے برابر پیشاب آتا ہو تو جس آلے سے پہلے بر آمد ہو اس کا حکم دیا جائے گا، لیکن اگر اس میں بھی یکسانیت ہو تو پھر یہ خنثی مشکل کہلائے گا (یعنی جس کے مرد یا عورت ہونے کا فیصلہ نہ ہو سکے) ۔ یہ تفصیلات بلوغ سے قبل کے لیے ہیں۔ بالغ ہونے کے بعد خنثی کی داڑھی نکل آئے یا عورت سے ہم بستری کر سکے یا جس طرح مرد کو ھوتا ہے اس طرح احتلام ہونے لگے، تو وہ مرد ہو گا، اور اگر اس کے پستان ابھر آئیں یا دودھ اتر آئے یا حیض آنے لگے، یا حمل قرار پا جائے، یا اسی کے ساتھ عورت کی طرح ہم بستری کی جا سکے تو وہ عورت ہو گی، لیکن اگر اس میں کوئی مذکورہ علامت موجود نہ ہو یا ان علامات میں تعارض پیدا ہو تو اب یہ بھیختثی مشکل قرار پائے گا۔

CC BY

خنثیٰ کی اقسام اور معاصر صورتوں کا مطالعہ

اس کی دو قسمیں ہیں۔

اول: جو اسی طرح پیدا کیا گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں

دوسرا: جو ایسا نہ ہو بلکہ عورتوں کی حرکات وسکنات میں مشابہت اختیار کرے۔[5] تو یہی وہ ہے جس پر صحیح احادیث نے لعنت کی ہے۔

پس مخنث خنثیٰ کے برعکس اسکی مردانگی میں پوشیدہ نہیں ہے۔

مخنث دو قسموں پر ہے۔

اول: جو شخص اسی طرح پیدا کیا گیا ہو اور اسے عورتوں کے اخلاق لباس الفاظ اور حرکات وسکنات کی تقلید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ وہ اللہ تعالی کی تخلیق کردہ ایک مخلوق ہے۔ تو اس پر نہ تو کوئی الزام ہے نہ گناہ نہ سزا کیونکہ وہ ہے اور اسکا اس میں کوئی عمل نہیں۔

دوئم: جو ایسا نہ ہو لیکن جان بوجھ کر قول وفعل میں اور اپنی پسند سے عورتوں کی مشابہت کرتا ہو، تو یہی وہ ملعون ہے جس پر صحیح احادیث میں لعنت آئی ہے۔[(6)]

ان کے نتیجے میں مختلف دفعات ہیں جو درج ذیل ہیں۔

حنفی مذہب کے مطابق مخنث کی گواہی قبول نہیں کی جاتی۔ اس سے مراد وہ ہے برے رویئے میں ملوث ہو، یا جان بوجھ کر عورتوں کی مشابہت کرے اس کیلئے اسے، اعضاء کے توڑنے اور الفاظ کو نرم کرنے میں گناہ ہے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مردود مردوں اور بے حیا عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یعنی مردوں کی مشابہت کرنے والی۔[(7)] اور وہ جسکی بات نرم ہو اور اس کے اعضاء کے ٹوٹنے کی وجہ سے مشہور نہ ہو تو وہ گواہی کے لائق ہے اور اسکی گواہی قبول کی جائے گی۔[(8)]

باعتبار اقسام فقہی احکام کا تجزیاتی مطالعہ

مخنث کا غیر محرم عورتوں کی طرف نظر کرنے کا حکم

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ برے کام کرنے والے کے لئے عورتوں کی طرف دیکھنا ناجائز ہے۔ اور اس میں ان کا اختلاف ہے کہ جس کے اعضاء نرم ہوں۔ اور وہ عورتوں کو پسند نہیں کرتے۔[(9)] اور ابو بکر کی روایت میں ابن سند سے۔

اور کہا گیا ہے کہ وہ ایسا مجبوب ہے جس کا پانی خشک ہو گیا ہو اور یہ کہا گیا کہ وہ ایسا بدکار ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ وہ عورتوں کے ساتھ کیا طریقہ اختیار کرے اور اس کا تعلق اس کے پیٹ کے ساتھ ہے اور اس باب میں اصل ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس ایک مخنث موجود تھا تو میں

CC BY

نے اس کو کہتے ہوئے سنا اس نے عبد اللہ بن ابو امیہ کو کہا کہ اے عبد اللہ اگر اللہ کل کو تمہارے ہاتھ پر طائف کی فتح عطا فرمائے تو تم پر بنت غیلان کی پیروی لازم ہے بے شک وہ چار سے آتی ہے اور آٹھ سے لوٹتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تم پر داخل نہ ہوں

ابن جریج نے کہا کہ اس مخنث کا نام ھیت ہے اور اسی کے ساتھ سرخسی نے صراحت کی ہے کہ اس حیثیت سے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ ھیت نامی مخنث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں میں داخل ہو جایا کرتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بری بات کو سنا تو اس کو نکالنے کا حکم ارشاد فرمایا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام ماتع تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا درست نام ھنب تھا

مخنث کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

الزہری نے کہا: ہم یہ نہیں سمجھتے کہ وہ عاجز عورت کے پیچھے نماز پڑھے سوائے ضرورت کے۔ جیسے کہ وہ کانٹا ہو یا اس کی طرف سے۔ اس لئے اس کی وجہ سے جماعت میں خلل نہیں پڑتا۔

معمر نے اسے زہری کی سند سے بغیر کسی پابندی کے روایت کیا ہے۔ اس نے کہا۔ کوئی عزت نہیں۔ اس کی پیروی نہیں کی جائے گی۔

جہاں تک ایسے خنثی کا تعلق ہے جس میں وہ ٹوٹی پھوٹی اور جھکی ہوئی ہے۔ اور عورتوں کی مشابہت کرتی ہے۔ تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ اس کی تخلیق کی اصل ہے۔[10]

مخنث کو تعزیر کرنے کا بیان

احناف کہتے ہیں کہ توبہ کرنے والے کو سزا دی جائے گی اور قید میں رکھا جائے گا یہاں تک کہ توبہ ہو جائے۔ الشربی الخطیب نے کہا: قاعدہ یہ ہے کہ گناہ کے علاوہ کسی چیز پر ملامت نہیں ہے۔ لیکن خنثی کی اس سے نفی ہے۔[11] اگرچہ وہ ہو فائدے کے لئے نافرمانی نہیں اس شخص کی حد جس نے دوسرے سے کہا "اے سفاک" مالکیوں نے بیان کیا کہ وہ ایک شخص کو اپنے کہنے میں ایک آزاد، پاکیزہ مسلمان کے لئے محدود کرتے ہیں۔ "اے عفتی" اگر وہ قسم نہ کھائے کہ وہ اس پر تہمت نہیں لگانا چاہتا تھا۔ بلکہ چاہتا تھا کہ وہ عورتوں کی طرح قول و فعل میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو۔ تو وہ حد ہیں کرتا بلکہ نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہ وہ ہے اگر وہ ایسا نہیں کرتا ہے تو اس بارے میں انتشار پسندی کا رواج ہے۔ لیکن اگر رواج اسے اس کے لئے الگ کر دے جیسا کہ اب ہے تو قسم کھانا یا نہ کھانا قطعی طور پر ممنوع ہے کیونکہ وہ اس کی نافرمانی پر اسرار کرتا ہے۔

اجمالی حکم

مردوں کے لئے عورتوں کے لباس اور زینت میں چھپانا اور ان کی مشابہت کرنا حرام ہے۔ تیز گفتگو اور چلنے پھرنے میں، جب ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ان پر جو مردوں سے ہو اور عورتوں کی

OPEN ACCESS
CC BY

مشابہت کرے اور عورتوں سے ہو مردوں کی مشابہت کرے۔[12] ابن حجر نے الفتح میں کہا حرمت ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو جان بوجھ کر ایسا کریں اور جہاں تک اس کی تخلیق کی اصل تھی۔ اسے حکم دیا گیا ہے۔ اور وہ اسے چھوڑدے اور آہستہ آہستہ اس کا عادی ہو جائے۔ خاص طور پر اگر یہ معلوم ہو کہ وہ اس سے مطمئن ہے اور جہاں تک ان لوگوں کے قول کا تعلق ہے جنہوں نے کہا" ہر مافروڈائٹ ایک ایسی خصلت ہے جو غیبت کا باعث نہیں بنتی تو اس کی پیش گوئی ہے کہ اگر وہ ورنہ چھوڑ سکے اور چلنے اور بولنے میں ٹوٹ جائے۔ علاج کروانے کے بعد اسے چھوڑدو۔[13]

مخنث کی امامت کا حکم

کردار کے اعتبار سے پرہیز گار، اور وہ شخص جس کی بات نرم ہو اور اس کے اعضاء میں جو اس کے کردار کو توڑنے والا ہو۔ اور اپنے کسی برے کام کے لئے مشہور نہ ہو۔ وہ بد اخلاق نہیں ہے۔ اور اس میں وہ اور لعنت شامل نہیں ہے۔ جس کا ذکر احادیث میں ہے۔ تو اس کی امامت صحیح ہے۔ لیکن اسے حکم دیا گیا ہے کہ اسے چھوڑدے اور آہستہ آہستہ اس کا عادی ہو جائے۔ رہی جو بات عورت کی حرکت وصورت پیدا کرتا ہے۔[14] اور نرمی کرنے اور جان بوجھ کر اعضاء توڑنے میں ان کی نقل کرتا ہے ۔تو یہ ایک بری اور نافرمانی عادت ہے۔ اور ایسا کرنا والا فاسق اور فاسق میں شمار ہوتا ہے۔ احناف اور شافعیوں کے نزدیک امام سے نفرت ہے اور مالکیوں کے نزدیک یہ روایت ہے۔ حنبلیوں اور مالکیوں نے ایک اور روایت میں کہا ہے کہ فاسق کی امامت باطل ہے۔[15]

جیسا کہ اصطلاح میں اشارہ کیا گیا ہے۔۔

بخاری نے الزہری کی روایت سے روایت کیا ہے کہ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ وہ مکھن ناتھ کے پیچھے نماز پڑھے سوائے ناگزیر ضرورت کے۔[16]

خنثیٰ کی گواہی:

امام ابو حنیفہ نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ خنثی کی شہادت کو قبول نہیں کیا جائے گا جس کے کلام میں نرمی اور ٹیڑھا پن ہو۔ جب وہ جان بوجھ کر عورتوں کیساتھ مشابہت کرے۔ جب اس کے کلام میں نرمی ہو اور اس کے اعضاء میں تکسیر ہو وہ اسی طرز پر پیدا ہوا عورت کے فعال میں سے کوئی شئے مشہور نہیں ہے تو وہ عادل ہے اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

امام شافعی اور حنابلہ نے اعتبار کیا ہے عورت کیساتھ تشبیہ دینے کا اور اس کی شہادت کو رد کیا ہے اور یہ بات چھپی نہیں ہے کہ تشبیہ سے مراد جان بوجھ کر ہے نہ کہ یہ اس کی مشابہت ہے جس پر وہ طبعی طور پر دنیا میں آیا ہے۔

CC BY

امام مالک نے اعتبار کیا مجنون پر یہ ان میں سے ہے جن کی شہادت کو رد کیا جائے گا اور مجنون سے خنثیٰ مراد لیا ہے۔ اور اس کی تفصیل میں متفقمذاہب اس بات پر گئے ہیں جس کو امام ابو حنیفہ نے کہا ہے اس کی تفصیل (الشتھادۃ) میں ہے۔ (17)

مخنث کا عورتوں کی طرف نظر کرنا

خنثیٰ یہ متقدم کے معنی میں ہے اور جو عورتوں میں سے سب سے زیادہ طاقتور ہو پس تحقیق امام مالک اور حنابلہ اور بعض احناف مذہب کے لوگوں نے اسکی مثل عورتوں کو چھونے سے منع کیا ہے اور اس کی طرف نظر کرنے میں حرج نہیں ہے۔ اور اس پر اللہ تعالی کے قول میں کہا ہے یہ ان عورتوں میں سے ہے جن کی طرف نظر کرنا حلال ہے۔ اور عورتوں کیلئے ظاہر کرنا حلال ہوتا ہے جو ان کے آگے زینت والی ہوں اس وجہ سے ان میں سے ایک مثال کو شمار کیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے

(اوالتابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال)

"یا نوکر بشر طیکہ کہ شہوت والے مرد نہ ہوں"

امام شافعی اور اکثر حنفی اس بات کی طرف گئے ہیں کہ خنثیٰ جو عورتوں میں زیادہ طاقتور نہ ہو تو جائز نہیں ہے اس کا عورتوں کی طرف نظر کرنا۔ اس کا حکم **مرد** کے دودھ کی طرح ہے اس مذہب پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے (یہ تم پر داخل نہ ہوں)(18)

خنثیٰ کی سزا

خنثیٰ کو اختیار ہے فعل قبیح کے ارتکاب کے علاوہ کوئی گناہ کرے تو اس میں نہ کوئی مزمت ہے اور نہ ہی کوئی کفارہ ہے۔ اُس کی سزا صرف جھڑکنا ہے تو مناسب ہے کہ مجرم کی حالت جرم کرنے والے کی شدت کی طرح اس کی حالت کی جائے۔ پس نبی کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مختثین کیلئے حد شرعی کم مقرر فرمائی۔ پس ان کو مدینہ سے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا تم ان کو اپنے گھروں سے نکالو، (19) پس صحابہ نے اس طرح کیا نبی اکرم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے فرمانے کے بعد (20)

اگر کوئی چیز خنثیٰ سے صادر ہو جائے تو ممکن ہے کہ برا کام بھی اس سے صادر ہو جائے۔ تو اس کی سزا میں علماء کا اختلاف ہے تو بہت سے فقیہ علماء اس طرف گئے ہیں کہ اس پر زانی کی سزا رکھی جائے۔

جس چیز کے ذریعے خنثیٰ پر حد لگائی جاتی ہے

بلوغت سے قبل کا مسئلہ ظاہر ادیکھایا گیا ہے درجہ ذیل تفصیل کے مطابق۔

جمہور فقہا کا قول ہے کہ بلوغت سے قبل اگر وہ پیشاب کرے ذکر سے تو وہ لڑکا ہے۔ اگر وہ پیشاب کرے فرج سے تو وہ عورت ہے جبکہ ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ایسی فطرت پر پیدا ہوا کہ وہ مرد و عورت دونوں کی شرمگاہوں کا حامل تھا کہ اسکو وراثت کہاں سے ملتی ہے۔ تو آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔ وراثت میں ہے جہاں سے وہ پیشاب کرتا ہے۔ (21)

CC BY

اسکے بعد دوسرے فائدے ہیں اگر دونوں پیشاب کریں تو حکم اسبق کے لیے ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے اور اسے معاویہ اور سعید بن سیب اور جابر بن زید اور دوسرے اہل علم نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اگر وہ برابر ہوں تو مالکیہ حنبلیہ حنفیہ ابو یوسف اور محمد کے نزدیک کثرت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور اسے اوزاعی سے روایت کیا گیا ہے۔ کیونکہ کثرت دو علامات میں سے ایک کا فائدہ دیتی ہے۔ لہذا اسے مقدم سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر وہ دو مرتبہ فرج سے اور ایک مرتبہ ذکر سے پیشاب کرئے تو اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ عورت ہے۔ اگرچہ ذکر سے اترنے والا زیادہ ہو وزن میں۔

باقی فقہا کا خیال ہے کہ کثرت میں کوئی سبقت نہیں ہے کیونکہ کثرت قوت کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ فروج کی وسعت اور تنگی کی وجہ سے ہے۔ اسلئے نہیں کہ یہ اصل رکن ہے۔ اور اسلئے کہ وہی خروج ہے۔ اسلئے اسکی جنس کا زیادہ حصہ وزن کی مخالفت میں نہیں آتا جیسے دو گواہ اور چار گواہ۔

امام اعظیم ابو حنفیہ نے اسکی سرزنش کی آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے کسی قاضی کو کنڈم سے پیشاب کی پیائش کرتے دیکھا ہے۔ جہاں تک بلوغت کے بعد کا تعلق ہے تو یہ مندرجہ ذیل وجوہات میں سے ایک وجہ سے واضح ہوجاتا ہے۔ اگر اس کی داڑھی نکل آئے۔ یا وہ مردوں میں محضوظ ہو۔ یا وہ کسی عورت کے پاس پہنچا اور وہ حاملہ ہوئی تو وہ مرد ہے اسی طرح جرت و شجاعت کا ظاہر ہونا دشمن کی استقامت کی دلیل ہے۔ جو اسکی مردانگی ظاہر کرتی ہے۔ جیسا کہ سیوطی نے اسناوی سے نقل کیا۔

اور اگر اسکے پستان نظر آئیں اور اس سے دودھ نکلے یا حیض ہو یا اس سے ہم بستری ممکن ہو تو وہ عورت ہے جہاں تک ولادت کا تعلق ہے یا اسکی نسوانیت کو منقطع کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اسکی مخالفت کرنے والی تمام علامات پر فوقیت رکھتا ہے۔

جہاں تک مائل ہونے کا تعلق ہے تو اسکا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ سابقہ نشانیوں سے عاجز ہو اور اگر وہ مردوں کی طرف مائل ہو تو عورت اور اگر عورتوں کی طرف مائل ہو تو مرد۔ اور اگر وہ کہے میں مائل ہوں ان میں سے ایک کی طرف یا ان میں سے کسی ایک کی طرف بھی نہیں تو یہ مسئلہ ہے۔ (22)

السیوطی نے کہا: فقہ میں خنثیٰ کا اطلاق مطلقاً خنثیٰ مشکل پر ہوتا ہے۔ (23)

خنثیٰ مشکل کے احکام۔

خنثیٰ مشکل کے احکام کے بارے میں عام ضابطہ ہے کے ان کے بارے میں امور دین کے متعلق اختیار اور مظبوط ذریعے حکم لگایا جائے گا اور خنثیٰ مشکل کے بارے میں کوئی ایسا حکم نہیں ثابت کریں گے جس سے اس حکم کے ثبوت میں شک واقع ہو اور اس بارے میں بعض احکام خنثیٰ تعلق رکھتے ہیں۔

خنثیٰ مشکل کا ستر

OPEN ACCESS
CC BY

احناف اور شوافع کے نزدیک خنثیٰ مشکل کا ستر عورت عورت کے ستر کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ اس کے سر کے بال بھی ستر میں شامل ہیں۔ چہرہ اور ہتھیلی اس میں شامل نہیں خنثیٰ مشکل کو بالکل بھی اجازت نہیں کہ وہ استنجایا غسل کے وقت کسی کے بھی سامنے اپنا ستر کھولے۔ کیونکہ اگر وہ کسی مرد کے سامنے اپنا ستر کھولے تو ممکن ہے کہ وہ خنثیٰ عورت ہو اور اگر وہ کسی عورت کے سامنے اپنا ستر کھولے تو ممکن ہے کہ وہ خنثیٰ مرد ہو۔ اور خنثیٰ کی ہتھیلی کو ظاہر کرنے کے بارے میں احناف کے نزدیک دونوں قدم بھی معتمد طریقے پر ستر میں شامل ہیں۔ اور خنثیٰ کی آواز بھی اور اس کی کلائیاں بھی ستر میں شامل ہیں:[24] اور مالکیوں نے اس بات کی مزمت کی ہے کہ خنثیٰ نماز اور حج میں احتیاط کے ساتھ عورتوں کی طرح اپنے ستر کو چھپائے گا۔ تو وہ عورتوں کی طرح کا لباس پہنے گا۔[25]

مالکیوں کے نزدیک خنثیٰ ستر چھپانے میں مرد کی مثل ہے۔ کیونکہ خنثیٰ میں اگر مرد سے زیادہ ستر کا حکم ہو تو یہ بات احتمال رکھتی ہے۔ جبکہ خنثیٰ پر امر محتمل اور متردد کا حکم نہیں ثابت ہوتا۔[26]

حنابلہ نے تفصیل سے کلام کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ خنثیٰ اپنے دونوں میں سے کسی ایک فرج کو چھوتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ وہ چھوئی جانے والی جگہ زائد ہو اور اگر تمام فرج کو چھوتا ہے تو بھی اس وجہ سے کہ عورت کی اپنے فرج کو چھونا جائز ہے یا یہ خلقت زائدہ ہے اور اس میں وضو ٹوٹنے کا حکم اس وقت لگائیں گے جس میں عورت کے اپنے فرج کو چھونے سے وضو ٹوٹتا ہے کیونکہ ضروری ہے کہ ان دونوں میں سے ایک فرج ہو۔[27]

خنثیٰ پر غسل کا واجب ہونا

احناف اور شوافع اور حنبلیوں کے نزدیک مالکیوں کے علاوہ یہ موٴقف ہے کہ انزال کے بغیر دخول کے خنثیٰ پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس میں حشفہ اصلیہ کے غائب ہونے کا یقین نہیں ہے۔[28]

خنثیٰ کی اذان

بالاتفاق فقہاء کے نزدیک خنثیٰ کا اذان دینا صحیح نہیں کیونکہ اس کے بارے میں علم نہیں کہ وہ مرد ہے اگر وہ عورت ہو تو وہ اذان کے حکم سے خارج ہو گی اور یہ صحیح نہیں۔[29]

خنثیٰ کا نماز کی جماعت والی صف میں ٹھہرنا

فقہاء کا اس بات میں اختلاف نہیں کہ جب بچے مرد اور خنثیٰ اور عورتیں جماعت نماز میں جمع ہو جائیں تو پہلے آگے مرد ہوں گے پھر بچے پھر خنثیٰ پھر عورتیں ہوں گی۔ اگر امام کے ساتھ صرف خنثیٰ ہوں تو حنبلیوں کے نزدیک امام اس کو اپنے دائیں جانب کھڑا کرے گا کیونکہ اگر وہ مرد ہو تو امام کو اسی جگہ کھڑا کرے گا۔ اور اگر وہ عورت ہو تو امام کے ساتھ کھڑا ہونے سے ان کی نماز باطل نہ ہو گی جیسے مردوں کے امام کے ساتھ کھڑا ہونے سے نماز باطل نہ ہو گی۔

اور احناف کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ ان کا مردوں کے برابر ہونا۔ نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔[30]

CC BY

خنثیٰ کی امامت

اس بارے میں فقہاء کا کوئی اختلاف نہیں کہ خنثیٰ کا مردوں اور اپنی ہم مثلوں کی جماعت کرانا درست نہیں اس بنا پر کہ اس میں مؤنث ہونے کا احتمال ہے اور حالانکہ مقتدی مذکر ہوتے ہیں۔ اور عورتوں کی امامت کرانا یہ کراہت کے ساتھ صحیح ہے جبکہ احناف کے اور شوافع کے نزدیک اور حنابلہ کے نزدیک بغیر کراہت کے صحیح ہے کیونکہ خنثیٰ کی انتہاء عورت ہے تو لہذا عورتوں کی امامت اس کیلئے صحیح ہے۔

علماء نے اس کی امامت کی کیفیت میں اختلاف کیا ہے

عدی بن عقیل کے علاوہ احناف شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ ہے کہ خنثیٰ جب عورتوں کی امامت کرائے گا۔ تو ان کے آگے کھڑا ہوگا نہ کے ان کے درمیان اس احتمال کی وجہ سے کہ وہ مرد ہے۔ اور اس کے درمیان میں کھڑے ہونے سے مردوں کے عورتوں کے برابر کھڑا ہونے کی طرح ہوگا۔ اور حنفیوں کی یہ رائے ہے کہ اگر وہ درمیان میں نماز پڑھے گا مرد کا احتمال ہونے کیوجہ سے اس کی نماز فاسد ہو جائیگی اور اسی بنیاد پر عورتوں کی نماز بھی فاسد ہو جائیگی اور شوافع کے نزدیک ان کے آگے کھڑا ہونا مستحب ہے اور اگر اس کے خلاف بھی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی۔

اور ابن عقیل کہتے ہیں کہ خنثیٰ عورتوں کے درمیان کھڑا ہو آگے نہ ہو۔ اور حنبیلوں نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ خنثیٰ کیلئے فرائض اور تراویح میں کوئی فرق نہیں۔ اور ایک روایت میں امام احمد سے مروی ہے۔ کہ تراویح میں ایسا کرنا بھی درست ہے کہ خنثیٰ قاری ہو۔ اور مرد حضرات امی (ناپڑھے ہوئے) ہوں اور وہ اس کے پیچھے کھڑے ہونگے اور مالکیوں کے نزدیک ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ ان کے نزدیک امامت میں مرد ہونا شرط ہے تو خنثیٰ کا امامت کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ خنثیٰ اپنی مثل کی نقل میں امامت کرانے اور کوئی ایسا مرد بھی نہ پایا جائے جو امامت کرائے اور ابو حفص برمکی حنبلی کے نزدیک خنثیٰ کی جماعت میں نماز درست نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ مردوں کے ساتھ کھڑا ہوگا تو احتمال ہے کہ وہ عورت ہو۔ اور اگر وہ عورتوں کے ساتھ یا اکیلا کھڑا ہوتا ہے۔ یا وہ عورتوں کی امامت کراتا ہے تو احتمال ہے کہ وہ مرد ہو۔ اور اگر وہ مردوں کی جماعت کرائے تو احتمال ہے کہ وہ عورت ہو اور اگر وہ عورتوں کی جماعت کرائے گا تو ان کے درمیان کھڑا ہوگا تو احتمال ہے کہ وہ مرد ہو۔ اور اگر وہ ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ تو احتمال ہے کہ وہ عورت ہو۔ اور یہ احتمال رکھتا ہے کہ اس صورت میں اس کی نماز درست ہوگی۔ اور دوسری صورت میں اور وہ یہ ہے کہ وہ مردوں کی صف میں ماموم ہو کر کھڑا ہو۔ کیونکہ حنبیلوں کے نزدیک یہ ہے کہ عورت مردوں کی صف میں کھڑی ہو جائے تو اس کی اور اس کے ساتھ والے کی نماز باطل نہ ہوگی۔ (31)

خنثیٰ کا حج کرنا اور احرام باندھنا۔

CC BY

جمہور فقہاء کی یہ رائے ہے کہ حج کے واجب ہونے کی شروط میں خنثیٰ عورت کی طرح ہے۔ اور لباس پہننے میں اور بہت اللہ کے قریب ہونے میں اور طواف میں رمل کرنے میں اور ضطباع کرنے میں اور دو میلوں کے درمیان سعی میں رمل کرنے میں اور مزدلفہ میں آگے بڑھنے میں عورت کی طرح ہے۔ اور خنثیٰ ذی محرم کے ساتھ ہی حج کریگا اس کے بغیر نہیں اور نہ ہی صرف مردوں کی جماعت کے ساتھ اور نہ ہی فقط عورتوں کے ساتھ مگر اس صورت میں کہ وہ اس کے محارم ہوں۔

اور حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ خنثیٰ جب احرام باندھے تو اس پر سلے ہوئے کپڑے سے بچنا لازم نہیں اگر اس نے اپنے سر کو ترکیا تو اس پر کوئی فدیہ نہیں۔ اور اسی طرح ہے کہ اگر اس لیے سلا ہوا احرام باندھے بغیر چہرے کو ترکیے۔ اس احتمال کی بنا پر کہ وہ مرد ہے۔ اور اگر اس نے سر اور چہرے کو ایک ساتھ ترکیا اس پر فدیہ ہو گا۔ کیونکہ اگر وہ عورت ہو تو تحقیق اس نے اپنے چہرے کو ترکیا۔ اور اگر وہ مرد ہو تو اس نے اپنے سر کو تر کر لیا۔ اور اس نے مخیط نہیں کیا۔

اور امام ابو یوسف حنفی فرماتے ہیں کہ اس کے لباس کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں کیونکہ اگر وہ مرد ہو تو اس کیلئے مخیط پہننا مکروہ ہے۔ اور اگر وہ عورت ہو تو اس کو چھوڑ دینا اس کے لیے مکروہ ہے۔ (32)

نظر کرنا اور تنہائی اختیار کرنا۔

جمہور فقہاء نے اس بات کی صراحت بیان کی ہے کہ خنثیٰ غیر محرم مرد اور عورت کے ساتھ خلوت نہیں اختیار کر سکتا۔ اور نہ ہی وہ بغیر ذی محرم کے سفر کر سکتا ہے۔ احتیاط کی وجہ سے اور حرام کے احتمال سے بچنے کے لئے اور اسی طرح سے کہ وہ خنثیٰ جو عورتوں کی طرح لگتا ہو وہ بھی عورتوں کے سامنے ستر نہیں کھول سکتا۔ اس احتمال کی بناء پر کہ وہ مرد ہے۔ اور نہ ہی مردوں کے سامنے اس احتمال کی وجہ سے کہ وہ عورت ہے۔ اور ستر کھولنے سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک ہی کپڑے میں ہو نہ یہ کہ چھپانے کی جگہ کو ظاہر کرے۔ کیونکہ یہ عورتوں کے علاوہ کیلئے بھی حلال نہیں ہے۔ شافعیوں میں سے قفال نے کہا چھوٹے بچے کا حکم لینے کی وجہ سے جائز ہے اور اس سے بعض شوافع نے منع کیا ہے۔ (33)

خنثیٰ کا نکاح

احناف کا مؤقف ہے بیشک خنثیٰ اگر اسکا باپ مرد کے ساتھ اسکا نکاح کرے پس وہ اسکی طرف پہنچ جائے جائز ہے۔ اور اسی طرح اگر اسکا نکاح عورت کے ساتھ کرے تو وہ اسکی طرف پہنچ جائے، وگرنہ وہ عنین کی طرح ہو گا۔ (34)

اور مالکیوں کی رائے، وہ شافعیوں کے مذہب کے قریب ہے وہ دونوں صورتوں میں اس کے حق میں نکاح کو ممنوع قرار دیتے ہیں یعنی نہ وہ نکاح کر سکتا ہے اور نہ اسکا نکاح کیا جائے گا، اور شافعی سے ابن المنزر کی روایت میں ہے کہ وہ جس کے ساتھ چاہے نکاح کرے، پھر اس کے متعلق اسکا اختیار منتقل نہیں کیا گیا۔ عقابی نے کہا: اور شاید کہ وہ ارادہ کرے جب وہ ایک کو اختیار کرے اور اسکو کرے۔ بر حال محض اختیار بغیر مفل کے مناسب نہیں کہ دوسری طرف کے اختیار سے اسکو روکا جائے۔ (35)

CC BY

اور خنثیٰ کے نکاح میں حنابلہ نے اختلاف کیا: پس خرقی نے ذکر کیا: بیشک اسکے قول کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ پس اگر وہ خود کو مرد شمار کرے اور اسکی طبیعت عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی طرف مائل ہو تو وہ ان سے نکاح کرے، اگر وہ خود کو عورت شمار کرے اور وہ مردوں کے ساتھ نکاح کرنے کی طرف مائل ہو تو وہ مردوں سے نکاح کرے، اس لئے کہ کوئی معنی نہیں جس کے ذریعے اس کی جنس تک پہنچا جاسکے اور نہ ہی اس کے حق میں غیر کا حق ثابت ہو کہ اس میں اس غیر کا قول قبول کیا جائے گا، پس اسکے بارے میں اسی کا قول قبول کیا جائے گا۔ جیسا کہ عورت کے حیض اور عدت میں عورت کا قول قبول کیا جاتا ہے۔ اور وہ دونوں قسموں میں سے ایک کی طرف مائل ہونے کو وہ خود پہچانتا ہے اور اس کے لیے اسکی شہوت ہے۔

اور ابو بکر نے کہا: اسکا نکاح کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ اسکا معاملہ واضح ہو جائے، اور احمد سے نص وارد کی۔ اور یہ اس لئے کہ وجود میں متحقق نہیں ہوتا کہ اس کے لئے نکاح کو مباح کیا جائے پس نہیں ہے مباح اس کے لئے اگر وہ عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ اسی لئے کہ مباح کی ممنوع کے ساتھ مشابہت ہو گی اس کے حق میں پس وہ حرام ہے۔[36]

خنثیٰ کی رضاعت

احناف اور جمہور حنابلہ کا مؤقف ہے کہ اگر خنثیٰ کا دودھ اترے اسی سے حرمت ثابت نہیں ہو گی۔ اس لئے کہ یہ ثابت نہیں ہوتی۔[37] برحال مالکیوں کے نزدیک خنثیٰ کے دودھ کے متعلق نص وارد نہیں ہے۔ اور لیکن ظاہر جیسا کہ بعض احناف کے فقہاء نے کہا، بیشک حرمت ظاہر ہوتی ہے طھارت کے تیقن پر قیاس کرتے ہوئے اور شک حدث میں پس اس کے دودھ کا حصول کا یقین خالی دودھ کے ساتھ جیسے طھارت کا یقین، اور اسی بات میں شک ہے کہ وہ مرد ہے یا عورت جیسا کہ حدث میں شک ہوتا ہے۔[38]

اور شوافع اور حنابلہ میں سے ابن حامد کا موقف ہے کہ معاملہ موقوف رہے گا یہاں تک کہ خنثیٰ کا معاملہ کھل جائے پس اگر وہ عورت نکلی تو حرمت وگرنہ نہیں اور لیکن جس کو اس نے دودھ پلایا اسکا نکاح حرام ہو جائے گا۔[39]

خنثیٰ کا اقرار:

جمہور فقہاء کا مذہب ہے کہ اگر وہ اپنی ذات پر دیت یا میراث کم ہونے کا دعوٰی کرے تو اس سے قبول کیا جائے گا۔ اور اگر وہ زیادتی کا دعوٰی کرے تو یہ قبول نہیں کی جائے گی وہ اسی لئے کہ اپنے غیر پر وہ تہمت لگانے والا ہے۔ اور جو کچھ عبادات سے ہے وہ اس طرح نہیں ہیں مناسب ہے کہ اس میں اس کا قول قبول کیا جائے گا۔ اسی لئے کہ معاملہ اس کے اور اللہ تعالی کے درمیان ہے اور مہر کے ساقط کرنے میں اسکا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔[40]

خنثیٰ کی گواہی اور فیصلہ

OPEN ACCESS

جمہور فقھاء کا مذہب ہے کہ خنثیٰ گواہی دینے میں عورت کی مثل ہے۔ پس اسکی گواہی ایک مرد اور ایک عورت کے ساتھ قبول کی جائے گی غیر حدو قود میں اور اسکی گواہی عورت کی گواہی شمار کی جائے گی۔ مالکیوں میں سے ابن حبیب نے کہا: اور اس میں حکم احتیاط کے ساتھ لگایا جائے گا۔ اور احتیاط کا راستہ گواہی میں اموال کے علاوہ میں قبول نہیں کیا جاتا اور اسکی گواہی عورت کی گواہی شمار کی جائے گی۔[41]

بر حال اسکا فیصلہ، مالکیوں، شوافع اور حنابلہ کا موقف ہے کہ اسکی ولایت درست نہیں، اور نہ ہی نافذ ہو گی، اس لئے کہ اسکا مرد ہونا معلوم نہیں۔[42]

اور احناف کی رائے ہے کہ خنثیٰ عورت کی مثل ہے اسکا فیصلہ غیر حدو قود میں درست ہے، اور مناسب ہے کہ اسکا فیصلہ درست نہ ہو حدود اور قصاص میں موئنث کے شبہہ کی وجہ سے۔[43]

خنثیٰ کی دیت

احناف، مالکیوں اور حنابلہ کا مذہب ہے کہ خنثیٰ مقتول کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہو گی اور عورت کی دیت کا نصف ہو گی۔ اسی لئے کہ وہ مرد اور عورت میں سے کسی ایک کا احتمال رکھتا ہے۔ اور نا امیدی ہے اسکی حالت ظاہر ہونے کی۔ پس ان دونوں کا درمیانہ واجب ہو گا اور دونوں کے احتمالوں پر عمل کیا جائے گا[44]۔ اور شوافع کی رائے ہے کھیقین ہونے کی وجہ سے کی دیت واجب ہو گی۔

احناف کی رائے اور وہی حنابلہ کا قول ہے۔ بیشک خنثیٰ تقسیم کاری میں داخل نہیں ہے۔ اسی لئے کہ وہ دیت والوں میں داخل نہیں ہے۔ اور عورت کے مشبہ سے گواہی سے قتل ثابت نہیں ہوتا۔ اور قتل خطاء میں مالکیوں کا کلام ظاہر ہے اور وہی حنابلہ کا دوسرا قول ہے: بیشک خنثیٰ تقسیم کرتا ہے۔ اس لئے تقسیم کاری کا سبب اس کے حق میں پایا جاتا ہے، اور وہ مستحق ہے خون کا اور اس کی قسم سے مانع متحقق ہے اور شوافع کا موقف ہے کہ خنثیٰ اکثر قسم کھاتے ہیں۔ اور شک کم پاتے ہیں اور باقی بیان یا

خنثیٰ کا غسل کفن اور تدفین:

جب خنثیٰ کی موت واقع ہو جائے تو اسے غسل دینے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

احناف اس طرف گئے ہیں کہ اگر خنثیٰ فوت ہو تو اسے مرد غسل دیں گے نہ عورتیں کیونکہ مرد کا عورت کو غسل دینا اور اسکا عکس شریعت میں ثابت نہیں۔ اور بیشک عورت کی طرف نظر کرنا حرام ہے۔ اور حرمت موت کے ذریعے زائل نہیں ہو گی۔

CC BY

غسل کے متعذر ہونے کی وجہ سے مٹی کے ذریعے تیمم کروایا جائے گا اور اگر (غسل دینے والا) اجنبی ہو تو تیمم کپڑے (دستانے) سے ہوگا اور وہ اس خنثیٰ کی کلائیوں سے منہ کو پھیرے گا اس کے عورت ہونے کے جواز کی وجہ سے اور اگر وہ (غسل دینے والا) خنثیٰ کا محرم ہو تو تیمم بغیر کپڑے کے ہوگا۔ (45)

اس پر تہمت لگانے والے کی سزا:

شوافع اور مالکیہ نے خیال کیا کہ وہ حنابلہ کے کلام سے آگے بڑھ گئے ہیں کہ جس نے خنثیٰ پر فعل کی تہمت لگائی اسے اس کی حد لگائی جائے گی۔

شوافع یہ خیال کرتے ہیں کہ خنثیٰ کے بچپن میں ختنے نہیں کیے جاتے اور جب وہ بالغ ہو جاتا ہے تو اس کی دو صورتیں بنے گی۔

پہلی صورت: وہ مشہور ہے خنثیٰ کے فرج کے ختنے کرنا واجب ہوتا ہے۔

دوسری صورت: اور یہ زیادہ اصح ہے: کہ ختنے جائز نہیں کیونکہ شک کی بنیاد پر الزام لگانا جائز نہیں ہے۔

پس پہلی صورت میں کہ احسن ختنے وہ ہیں جو خود کیے جائیں اور اگر ممکن نہ ہو تو مرد یا عورتوں میں سے کسی کو ولی بنا لے ضرورت کے تحت۔ (46)

اور حنابلہ کہتے ہیں: خنثیٰ کے فرج کے ختنے احتیاطاً کروائے جائیں گے۔ (47)

اور اگر خنثیٰ کو کسی عذر کی وجہ سے مرد کیساتھ ایک قبر میں دفنایا تو خنثیٰ کو مرد کے پیچھے رکھیں گے اس کے عورت ہونے کے احتمال کی وجہ سے اور ان دونوں کے درمیان مٹی سے ایک آڑ بنائی جائے گی تو یہ دو قبروں کے حکم میں ہو جائے گی اور اگر خنثیٰ کو عورت کیساتھ دفنایا تو خنثیٰ کو مقدم کیا جائے گا مرد ہونے کے احتمال کی وجہ سے۔

خنثیٰ کو دفن کرتے وقت کپڑے سے ڈھانپنا مستحب ہے اگر وہ مونث ہے تو واجب ہے اور اگر وہ مذکر ہو تو کپڑا ڈھانپنے سے کوئی نقصان نہ دے گا۔

خنثیٰ کی میراث:

مالکی مشہور مذہب کے مطابق اور حنابلہ اور احناف میں سے ابو یوسف اور امام محمد اس طرف گئے ہیں کہ اس قول میں شوافع نے تفصیل بیان کی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ جب خنثیٰ فوت ہو اور وہاں اس کے محارم میں سے کوئی مرد یا عورت نہ ہو تو اگر وہ خنثیٰ نابالغ ہو اور حد شہوت کو نہ پہنچا ہو تو مرد اور عورتوں کیلئے جائز ہے کہ اسے غسل دیں اور اگر وہ بڑا ہو (بالغ ہو) تو دو صورتیں ہوں گی۔

پہلی صورت: تیمم کرایا جائے گا اور دفن کر دیا جائے گا۔

OPEN ACCESS
CC BY

دوسری صورت:　　　　غسل دیاجائے گا۔

وہ صورت جس میں غسل دیاجائے گا اس میں چند وجوہ ہیں۔

زیادہ اصح مذکورہ قول ہے اور اس کے بارے میں ابوزید نے فرمایا: ضرورت کے تحت مرد اور عورتوں کیلئے جائز ہے خنثیٰ کو غسل دینا اور حکم صغر کیساتھ بھی

دوسری وجہ: کہ خنثیٰ مرد کے حق میں عورت کی طرح، اور عورت کے حق میں مرد کی طرح ہے احتیاط کو اپناتے ہوئے (خنثیٰ کو خنثیٰ غسل دے)

حنابلہ کہتے ہیں کہ جب خنثیٰ سات برس یا اس سے زائد عمر ہو تو اسے کپڑا یا اس کی مثل کے ذریعے تیمم کرایا جائے گا اور مرد عورت سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ تیمم کروائے اور خنثیٰ کو باندی کے کفن کی طرح پانچ سفید کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔ کیونکہ اگر وہ مونث ہے تو خنثیٰ مذکر کی میراث کے نصف کا وارث ہو اور مونث کی میراث کے نصف کا وارث ہو گا عملاً دونوں شبھوں کی وجہ سے، اور یہ ہی ابن عباس امام شعبی اور ابن ابی لیلی اور اھل مدنیہ ومکہ اور امام ثوری کا قول ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ نے خنثیٰ کو احتیاط (مذکر ومونث) دونوں کے حصہ سے کم کا وارث قرار دیاہے۔ اور شوافع نے خنثیٰ کو اور باقی توقف کرتے ہیں حتیٰ کہ معاملہ واضح ہو جائے یا ٹھیک ہو جائے۔

اگر خنثیٰ واضح ہو جانے سے قبل ہی مر جائے تو معلق برتن میں صرف صلح باقی رہ جاتی ہے اور اس کے بارے میں ابوثور داود اور ابن جریر کہتے ہیں۔(48) اور اس کی وراثت کی کیفیت کے بارے میں اختلاف ہے اور تفصیل ہے جس میں وہ اصطلاح "وراثت" کی طرف رجوع کیا جائے۔

سفارشات

۱۔　سرکاری سطح پر حقیقی خواجہ سراؤں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے کیا

۲۔　خودساختہ متغیر الجنس افراد کی حوصلہ شکنی کیجائے

۳۔　ایسے اداروں پر پابندی لگائی جائے جو بلا جواز شرعی تغییر جنس ے معاملات کرتے ہیں

۴۔　میڈیا کے ذریعے Transgender کی بھرپور مذمت کی جائے۔

۵۔　علماء ومشائخ کے ذریع ہم اکو اسکی حرمت کے حوالے سے بتایا جائے۔

CC BY

[1]۔لسان العرب ، ابن منظور، لسان العرب، محمد بن منظور الافریقی المصری دار صادر بیروت الطبعة الاولی مادہ: "خنث"
[2]۔لسان العرب ، والمعجم الوسیط، مادۃ، خنث
[3]۔ابن عابدین۳/۱۸۳،۱۸۴، ومجمع الانھر،۱۸۹/۲، وتبیین الحقائق شرح کنزالدقائق ۲۲۰/۴ فتح الباری ۳۳۴/۹-۳۳۵
[4]۔ابن عابدین ابن عابدین الفقیه الشیخ محمد أمین المعروف بابن عابدین کتبه: فرید الدین بن صلاح بن عبدالله بن محمد الہاشمی اسطنبول۔ ۱۹۹۳م۔الطبعة الثانیه۔ ۲۰۰۳م ۳۸۱/۴ والمغنی، المغنی عن الحفظ والکتاب، ابو حفص عمر بن بدر بن سعید الموصلی الورانی، دار الکتاب العربی۔ بیروت۔ ۱۴۰۷ھ
[5]۔ابن عابدین ۳/ ۱۸۳،۱۸۴
[6]۔ابن عابدین۳/ ۱۸۳،۱۸۴ ، مجمع الانهر فی شرح ملتقی الا بحر، عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان الکلیبولی المد عو بشیخ زادہ، سنة الوالادۃ /سنة الوفاۃ ۱۰۷۸ھ۔ تحقیق خرج آیاته واحادیثه خلیل عمران المنصور الناشردار الکتب العلمیة، سنة النشر۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸ م ، مکان النشر لبنان/ بیروت ۱۸۹/۲
[7]۔حدیث: " ابن عباس": "ان النبی ﷺ لعن المخنثین من الرجال-----"۔ اخرجه البخاری (الفتح ۳۳۳/۱۰)
[8]۔فتح القدیر ۳۲/۶ والا ختیار ۲ /۱۶۷، المبسو ط للسر خسی ، شمس الدین ابو بکر محمد بن ابی سهل السرخسی ، دار سة و تحقیق: خلیل محی الدین المیس ، دار الفکر للطبا عة والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، الطبعة الاولی، ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰م ۱۲۱/۱۶، ومجمع الا نهر ۲ /۱۸۹، المبسوط للسرخسی، شمس الدین ابو بکر محمد بن ابی سهل السر خسی ، خلیل محی الدین المیس ،دار الفکر للطبا عة والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان ،الطبعة الاولی ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰م ۳/ ۳۶۷، والمغنی ۹ /۱۶۰، نیل المارب بشرح دلیل الطالب ، عبدالقادر بن عمر بن عبد القادر ابن عمر بن ابی تغلب بن سالم التغلبی الشیبانی (المتوفی ۱۱۳۵ھ) المحقق: الدکتور محمد سلیمان عبدالله الا شقر۔ رحمه الله۔ مکتبة الفلاح، الکویت الطبعة: الاولی، ۱۴۰۳ھ۔۱۹۸۳م۲/۴۲۶
[9]۔القرآن سورۃ النور ۳۱/۲۴
[10]۔فتح الباری ۲ /۱۸۸
[11]۔فتح القدیر۲۱۸/۴وصحیح مسلم بشرح النوری ۱۶۳/۱۴، وفتح الباری ۳۳۴/۹،۳۳۵
[12]۔حدیث: " لعن النبی ﷺ المخنثین من الرجال والمتر جلات من النساء"۔ اخر جه البخاری ،الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وایا مه۔ صحیح البخاری ، محمد بن اسماعیل ابو عبدالله البخاری الجعفی، محمد زهیر بن نا صر النا صر دار طوق النجاۃ (مصورۃ عن السلطا نیة با ضا فة ترقیم ترقیم محمد فواد عبد الباق) الطبعة : الاولی، ۱۴۲۲ھ (الفتح ۳۳۳/۱۰
[13]۔فتح الباری ۳۳۲/۱۰، وانظر ابن عابدین ۳۸۱/۴
[14]۔وفتح الباری ۳۳۲/۱۰
[15]۔ مراقی الفلاح شرح متن نور الا یضاح، حسن بن عمار بن علی الشر نبالی ۱۰۶۹ھ المکتبة العصریة الطبعة الاولی ۱۴۲۵۔ ۲۰۰۵م ص ۱۵۶، مغنی المحتاج الی معرفة معانی الفاظ لمنهاج شر ح الشیخ محمد الشربینی الخطیب عین اعیان علماء الشافعیة فی القرن العاشر الهجری علی متن المنهاج لا بی زکریا یحی بن شرف النوری من اعلام علماء الشا فعیة فی قرن السابع الهجری رحمهما الله، ونفع بعلومهما آمین
[16]۔فتح الباری ۱۹۰/۲
[17]۔وابن عابدین۴ /۳۸۱، والمغنی ۹ /۱۶۳
[18]۔ابن عابدین ۲۳۹/۵، الجامع لا حکام القرآن۔ تفسیر القر طبی، ابو عبد الله محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الا نصاری الخزرجی شمس الدین القر طبی (المتو فی : ۶۷۱ھ) تحقیق: احمد البردونی وابر اهیم اطفیش ، دار الکتب المصریة۔ القا هرۃ الطبعة : الثانیة، ۱۳۸۴ھ۔ ۱۹۶۴ م ۲۳۴/۱۲، والمغنی ۵۶۱/۶،۵۶۲۔ وحدیث: "لا ید خلن هولا ء علیکن" اخر جه البخاری (الفتح ۳۳۳/۱۰

CC BY

[19]۔حدیث: " اخر جوھم من بیو تکم " اخر جه البخاری (الفتح ۱۰/۳۳۳)
[20]۔ تبصرة الحكام على ها مش فتح العلى المالک ۲ /۲۶۰، وفتح البارى ۱۰/۳۳۲
[21]۔حدیث: سئل فی المو لود له قبل و ذکر، من أین بورث؟ "اخرجه البيهقی، سنن البيهقی الكبرى، احمد بن الحسين بن علی بن مو سى ابو بكر البيهقی
[22]۔ ابن عابدین ۵/۴۶۴۔۴۶۵، وفتح القدير ۸/۵۰۴، ۵۰۵، الا شباه والنظائر فی قواعد وفروع فقه الشافعية، جلا الدين عبد الرحمن السيوطی۹۱۱ھ، دار الکتب العلمية بيروت۔ لبنان /۲۴۱،۲۴۲، وروضة الطالبين ۱/۷۸، والمغنی ۶/۲۵۴،۲۵۳
[23]۔الا شباه والنظائر اللسيوطی /۲۴۸
[24]۔ابن عابدین ۱/۱۰۵،۱۰۶ ، الا شباه والنظائر، على مذهب ابی حنيفة النعمان، الشيخ زين العابدين بن ابراهيم بن نجيم(۹۲۶۔۹۷۰ھ)دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان ، الطبعة : ۱۴۰۰ھ۔ ۱۹۸۰م/ ۳۸۴۔و رو ضةالطا لبين ۱ /۲۸۴، والا شباه والنظا ئر للسيوطی /۲۴۰
[25]۔ حاشية على مراقی الفلاح شرح نور الا يضاح، احمد بن محمد بن اسما عيل الطحاوى الخنفی ، سنة الولادة/سنة الوفاة ۱۲۳۱ ھ، الناشر المطبعة الكبرى الا مير ية ببولاق ، سنة النشر ۱۳۱۸ ھ، مكان النشر مصر ، ص ۴۳۳
[26]۔ المغنی ۱/۶۰۵
[27]۔ المغنی ۱ /۱۸۲،۱۸۳
[28]۔ابن عابدین ۱ /۱۰۹، ورو ضة الطالبين ۱ /۸۲،۸۳، والا شباه والنظائر للسيو طی /۲۴۳، والمغنی ۱ /۲۰۵
[29]۔ابن عابدین ۱ /۲۶۳،۲۶۴، حا شية الدسوقی الشرح الكبير
[30]۔ ابن عابدین ۱ /۳۸۴،۳۸۵
[31]۔المغنی ۱ /۱۸۲،۱۸۳
[32]۔ فتح القدير ۸/۵۰۶
[33]۔الا ختيار ۳ /۳۹
[34]۔ فتح القدير ۸/۵۰۶
[35]۔ الا ختيار ۳ /۳۹
[36]۔الا شباه والنظا ئر لابن نجيم /۳۸۲،۳۸۳
[37]۔ مواهب الجليل ۶/۴۳۲
[38]۔ المغنی ۶/۷۷۶
[39]۔ ابن عابدين، ۲/۴۱۰، وکشاف القناع ۵/ ۴۴۵، والمغني ۷/۵۴۵
[40]۔ الكافي في فقه أهل المدينة المالكی، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبت (المتوفى: ۴۶۳ھ)
[41]۔ حاشية الجمل ۴/ ۴۷۵، وروضة الطالبين ۹/۳، والمغني ۷/ ۵۴۵
[42]۔ فتح القدير ۸/۵۰۷، والأشباه والنظائر لا بن نجيم / ۳۲۲
[43]۔ ابن عابدين ۴/ ۳۷۷۔ ۳۵۶، وروضة الطالبين ۱۱/ ۲۵۵

[45]۔ فتح القدير، ۸/۵۰۶، ۵۰۹، وابن عابدين، ۵/ ۴۶۶
[46]۔ روضة الطالبين، ۱۰/ ۱۸۱، والأشباه والنظائر للسيوطی، ۲۴۴
[47]۔ كشاف القناع، ۱/ ۸۰
[48]۔ الاختيار، ۵/۱۱۵، وفتح القدير، ۸/ ۵۰۹، وابن عابدين، ۵/۴۶۶

OPEN ACCESS
CC BY